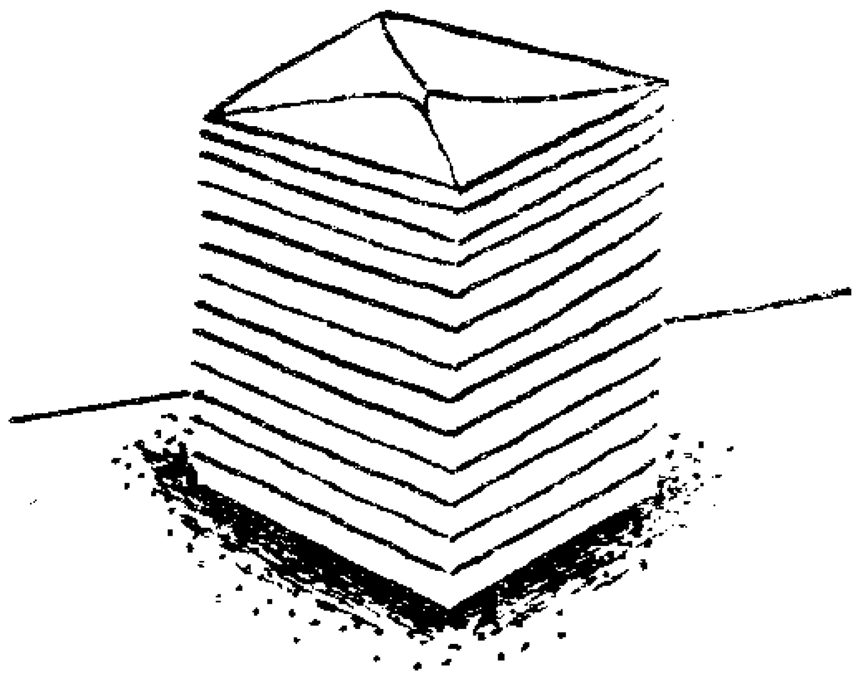

مکتوبات
حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی مرحوم
بنام
شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہٗ

حضرت مولانا صاحب زید مجدہٗ

السلام علیکم ۔ خاص راز یہ ہے کہ شاید دو تین گھنٹوں میں قطعی فیصلہ حکومت کانفرنس[1] کرنے یا روکنے کا فیصلہ
ے ، ذہنی کشمکش جاری ہے ، جناب کی حاضری اور سرپرستی ضروری ہے ۔ بڑے اشتہار میں ہم نے صرف چند
توں کی بناء پر مخصوص اسماء شائع کئے تھے ۔ اپنے ہم خیال سرحدی بزرگوں کے بارہ میں ہمیں یقین تھا ۔ اور ہے ۔
ی فرمائیں اللہ تعالیٰ اخلاص اور توفیق عمل عطا فرماتے اپنے دین کو خود محفوظ رکھے ۔ ہاں مہربانی فرمائیں کہ حضرت بادشاہ گل[2]
ضرت خواجہ نظام الدین[3] صاحب مدظلہٗ ضرور تشریف فرما ہوں ۔ اس سلسلہ میں مجلس استقبالیہ جناب کو وکیل مقرر
ہے ۔ مہربانی کر کے بہت سعی فرمائیں ۔ یہ تو زیادہ تکلیف ہوگی کہ اگر وہ مانکی میں ہوں تو وہاں جا کر اصرار فرمائیں ۔
والسلام ۔ (۱۹۴۸ء)

حضرت مولانا عبدالحق صاحب زید مجدہٗ

السلام علیکم ۔ جناب کا اور دیگر احرار احباب کی شریعت کانفرنس میں شرکت ضروری ہے ۔ مہربانی فرما کر
ن فرمائیں ۔ فقط ۴۸ ۔ ۸ ۔ ۲۹ ۔ (برائے مولانا عبدالقیوم پوپلزئی ۔ پشاور)

---

[1] ۳ ۔ ۴ ۔ ۵ ستمبر ۱۹۴۸ء کو پشاور میں مجلس احرار اسلام کی طرف سے نفاذ شریعت کے سلسلہ میں ایک
لشان نفاذ شریعت کانفرنس منعقد ہوئی ۔ مطبوعہ دعوت نامہ کی پشت پہ مولانا مرحوم نے یہ والا نامہ رقم کیا ہے ۔
[2] مولانا سید بادشاہ گل صاحب ۔ اکوڑہ خٹک ۔ [3] حضرت پیر آف تونسہ شریف ۔

حضرت مولانا صاحب زیدکرمہ

اسلام علیکم۔ میں اجلاس[1] میں انشاء اللہ تعالیٰ شامل ہوں گا۔ جب آپ مجھے ایسا خطاب فرماتے ہیں کہ گویا میں بانیان مدرسہ میں سے ہوں تو میں شرمندہ[2] ہوتا ہوں کیونکہ یہ آپ چند مخلص مسلمانوں کی محنت کا ثمرہ ہے۔ اور مجھ سے کوئی خدمت ہو نہیں سکتی، سب احباب کو سلام۔ ۷ر مارچ ۱۹۵۱ء

▽

حضرت مولانائے محترم زید مجدہٗ

اسلام علیکم۔ جب آپ تشریف ٹل[3] لے جائیں تو اپنے ہمراہ پنجابی مسیح موعود کی کتابیں جو کسی طالب علم کے پاس بھیجنے کیلئے تھیں، لے آئیں۔ امید ہے کہ آپ سب حضرات بخیریت ہوں گے۔ فقط۔ ۲۳ر مئی ۱۹۵۱ء

▽

حضرت مولانا صاحب زید مجدہٗ

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔ مجھے ملاقات کا جتنا شوق تھا۔ اتنی ہی رکاوٹ پیدا ہوگئی۔ ضلع مردان میں داخلہ پر پابندی مرزائی پارٹی مردان کی مساعی کا نتیجہ ہوا۔ اس لئے پہوڑ[4] کے راستہ بذریعہ کشتی ٹوپی سے ہوکر براہ جہانگیرہ یا مردان آنے سے رہا۔ اب ۱۰ر اپریل کو گورنر پنجاب کا نوٹس ملا کہ پنجاب سیفٹی ایکٹ کے تحت تم صوبہ پنجاب کی حدود میں تاحکم ثانی داخل نہیں ہوسکتے۔ اس طرح اٹک کے راستے سے آنا بھی مشکل ہوگیا۔ ہوائی جہاز بھی راولپنڈی سے چلتا ہے۔ یہ بھی مشکل ہے۔ اب میں صرف دعا کے قابل ہی رہ گیا ہوں۔ اگر اللہ تعالیٰ توفیق عنایت فرمائیں اس لئے مہربانی کرکے مجھے معذور سمجھ کر معاف فرمائیں میں نے ایک خط وزیر اعلیٰ سرحد[5] کو بدیں مضمون لکھا ہے۔ کہ مردان سے میرا اخراج پانچویں بار ہوا اسکا سبب صرف یہ ہے کہ وہاں مرزائی پارٹی بارسوخ ہے۔ اور وہ غلط طور پر مقامی افسروں کو نقض امن کا یقین دلاکر دھوکہ دیتے ہیں۔ جو لوکل گورنمنٹ کو یہی مشورہ دیکر نوٹس جاری کردیتے ہیں اور اسی لئے انتہائی

---

[1] دارالعلوم حقانیہ کا سالانہ جلسہ دستاربندی جو ایک عرصہ تک باقاعدگی سے ہر سال ہوتے رہے اور مولانا مرحوم بھی باالالتزام اس میں شریک ہوتے۔

[2] مولانا کا بے لوث تعلق، تواضع اور للہیت کی گواہی۔

[3] مکتوب الیہ وہاں کسی دینی تقریب اور جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے۔

[4] تربیلہ کے قریب دریائے سندھ پر پہوڑ کا کشتی پل سرحد میں داخلہ کا ایک ذریعہ تھا۔

[5] خان عبدالقیوم خان۔

قدم اٹھایا جاتا ہے۔ ورنہ صرف شہر مردان ہوتی میں داخلہ کی ممانعت کافی تھی یا صرف تقریر پہ پابندی بس کرتی تھی لیکن جب "تک ضلع مردان کے کسی چپہ زمین پر میرا قدم ہو" زنانۂ[1] مردان" کو اپنی ناموس کا خطرہ رہتا ہے۔ اگر آپ حضرات تین آدمی کا وفد ان کے پاس سے جاکر یہی عرض کریں کہ پابندی اٹھائی جائے تو غالب یعنی ۹۹/۱۰۰ امید ہے، کہ پابندی اٹھ جائے گی۔ یہی مضمون میں تنگی والوں کو بھی لکھ رہا ہوں ایک علیحدہ وفد اگر پشاور سے بھی مل لے۔ تو مفید ہوگا میں تو اپنی تکلیف سے بے نیاز ہوکر زیارت کیلئے آجاتا لیکن شاید آپ تک پہنچ نہ سکوں۔ سب احباب کی خدمت میں سلام عرض ہے۔ احرار دوستوں سے عرض ہے کہ اب زیادہ غیرت سے کام کرنے کا وقت ہے۔ منزلِ مقصود قریب ہے تنظیم کی زیادہ ضرورت ہے میرے لئے طلبہ وعلماء سے دعا کی درخواست کردیں۔

ایک بات اور ہے کہ آپ حضرات اس آخری دور میں محترم میاں جعفر شاہ کا امتحان بھی کرلیں۔ دو آدمی ان سے عرض کریں کہ مردان کا نوٹس منسوخ کردیں ورنہ کم ازکم بیھوڑ سے آنے کی اجازت دیں۔ اگر اس طرح ہوجائے تو مجھے ہری پور کے پتہ سے اطلاع دیں۔ معرفت حکیم عبدالسلام صاحب۔ فقط۔ ۱۴ اپریل ۱۹۵۴ء

▽

حضرت مولانا المحترم عبدالحق صاحب زید مجدہٗ

اسلام علیکم۔ میں نے ایک عریضہ پہلے بھی ارسال کیا ہے۔ ایک خط وزیرِ اعلیٰ سرحد کی خدمت میں میں نے تفصیلی لکھا ہے۔ اگر اکوڑہ کے دو آدمی میاں جعفر شاہ صاحب سے ملکر نوٹس منسوخ کرانے کے لئے کہیں تو معمولی بات ہے۔ ورنہ کم ازکم آپ مردان ضلع کو عبور کرنے کی اجازت لیکر مجھے جناب حکیم محمد عبدالسلام صاحب ہری پور کے توسط سے اطلاع دے سکتے ہیں یعنی یہ بھی ہوسکتا ہے۔ کہ پابندی بدستور رہتے ہوئے صرف گذرنے کی اجازت ہوجائے اس طرح میں بیھوڑ سے بذریعہ کشتی اٹک عبور کرکے، ٹوپی کے راستے آسکوں گا۔ یہ جناب کے تاکیدی حکم کی وجہ سے عرض کرتا ہوں اور اپنے اشتیاقِ زیارت کی وجہ سے بھی۔ ورنہ بڑے بڑے حضرات کی موجودگی میں میری ضرورت قطعاً نہیں اور یہ امر اگر ہو کہ پشتو میں ترجمانی کی ضرورت ہو، سب احباب اور بزرگوں کو سلام۔ فقط۔ (۱۹۵۴ء)

▽

حضرت مخدوم مکرم۔

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ ضلع پشاور کے بیس دن کے دورہ کے بعد گھر آکر والا نامہ (ہردو عدد) پڑھا۔ جناب اگر ہمدردی اور دعا نہ کریں گے، تو کون کریگا۔ آپ حضرات ہی کی دعاؤں کے سہارے جیتے ہیں۔

---

[1] مردان شہر کو یہ اضافت مولانا کی ادبی اور ظریفانہ جدت آفرینی کا ایک دلچسپ نمونہ ہے۔

الحمدللہ تعالیٰ ثم الحمدللہ تعالیٰ کل الحمد حسب الحکم اجلاس کیلئے حاضر ہوں گا۔ دعا کا طالب ہوں ـــ سب احباب وطلبہ کو سلام ـــ اگر گستاخی معاف کریں تو یہ تکلیف بھی دوں گا کہ احرار دوستوں سے عرض کریں کہ میرے آنے سے پہلے پہل ۴ فیس ممبری وصول کرکے ممبر بھرتی کرتے رہیں تاکہ تنظیم جدید میں جلدی ہو۔ فقط (اپریل ۱۹۵۴ء)

▽

حضرت مولانا محترم زیدکرمہٗ

اسلام علیکم۔ حسب الحکم ۳ اپریل کو براہ مردان غالباً عصر تک آجاؤں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ دعا فرمائیں، سب کو سلام۔ فقط (۲۳ مارچ ۱۹۵۵ء)

▽

محترم ومکرم مولانا صاحب زیدکرمہ

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ حسب الحکم حاضر ہوں گا۔ انشاء اللہ ۳ اپریل کو بارہ بجے تک بیہوہ سے ٹوپی تک بذریعہ ٹانگہ پہنچ جاؤں گا۔ ٹوپی سے اگر جہانگیرہ کا یا کوئی اور راستہ نہ ہو تو حسب عادت مردان جاکر وہاں سے نوشہرہ ہوکر آؤں گا۔ اور اس طول عمل اور وقت سفر کا ثواب ان ارواح خبیثہ کے نام ایصال کروں گا۔ جو میرے داخلہ پنجاب کی مخالفت کی اصل محرک ہیں۔ تمام ارباب علم وعمل۔ اصحاب نظم ونسق اور احباب کی خدمت میں سلام عرض ہو۔ (۲۵-۳-۵۵)

▽

حضرت مخدوم مولانا زیدکرمہ

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حاضری کا خط تو میں نے لکھ ہی دیا لیکن آپ حضرات کا بڑا اشتہار پڑھا۔ حیران رہ گیا کہ اتنے اونچے اور بڑے حضرات اور بے بدل خطباء کی موجودگی میں مجھ جیسے خادم کو بلانے کے لئے کیوں اتنا اصرار تھا معلوم ہوا کہ یہ محض ذرہ نوازی ہے جس کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ حاضری کی کوشش حسب تحریر سابق براہ پشاور ٹوپی۔ مردان کروں گا۔ الا آنکہ ون یونٹ کے اعلان سے واقعہ پنجاب کی پابندی ختم ہوجاتے تو۔ لیکن ابھی اس کا علم نہیں۔ سب احباب اور ہیڈ ماسٹر صاحب[1] ہائی سکول کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہو۔ فقط۔ والسلام۔

▽

---

[1] دارالعلوم حقانیہ کے شعبہ تعلیم القرآن کے اس وقت کے ہیڈ ماسٹر الحاج محمد نعمان صاحب آف لغرؒ

بشرف ملاحظہ حضرت مخدوم مولانا صاحب زیدکرمہ

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ۔ انشاء اللہ حسب الحکم میں دارالعلوم حقانیہ کے سالانہ (یا حولینوی[۱]) اجلاس میں حاضر ہوں گا اگر مجھے ۱۸ مارچ عصر تک واپسی کی اجازت ہو تو مہربانی ہوگی ۔ "میرے کاموں سے میر زندگی بہت تنگ ہے[۲]" ۱۷ مارچ کو میں انشاء اللہ تعالیٰ پسنجر گاڑی سے ۱ بجے دن کے قریب پہنچ جاؤں گا۔ سب احباب کو سلام ۔ ۱۷ مارچ کو دن کے وقت یا رات کے وقت اور ۱۸ مارچ کو قبل از عصر تک مجھے حکم دے سکیں گے ۔ اگر ۱۸ مارچ کو اجازت نہ دیں گے تو ایک جگہ جمعیۃ العلماء اسلام کی تنظیم کے کام میں تصور واقع ہوگا۔ اگرچہ میں حکم کی تعمیل پھر بھی کروں گا ۔ سابق جرنیل احرار، مخلص علماء کرام جن کے نام یاد نہیں ہیں۔ اور محترم مولانا حاجی احسان اللہ صاحب حضرت مولانا حافظ من اللہ صاحب (اختصار[۳]) حضرات مدرسین غازی ملا صاحب[۴]، مولانا رزاق صاحب[۵] مولانا قاضی عبدالودود[۶] صاحب، شمس الدین صاحب[۷] وغیرہ کو اسلام علیکم ۔ (۱۵ مارچ ۱۹۵۷ء)

حضرت مخدوم مکرم زیدکرمہ

اسلام علیکم ۔ میں انشاء اللہ خیبر میل سے ۲۱ کی صبح کو نوشہرہ پہنچوں گا۔ اطلاعاً عرض ہے ۔ فقط۔ ۱۷/۳/۵۷

حضرت مولانا صاحب مدظلہ

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ۔ والا نامے نے معزز کیا۔ عرض ہے کہ حضرت مولانا احمد علی صاحب[۸] ذی القعدہ میں میں بھی تشریف نہ لا سکیں گے ۔ آپ کے[۹] بھیجے ہوئے اسی آدمیوں کی جماعت قرآن پڑھ رہی ہے ۔ باقی ہم لوگ حاضر ہیں میں نے مردان والوں کو (مولانا پیر مبارک شاہ[۱۰] صاحب کو) لکھا ہے کہ آپ سے مل کر بات کریں ۱۶-۱۷-۱۸ مئی میں سے دو دنوں میں وہ کانفرنس کریں تو آپ سے مشورہ کریں اور آپ بھی اعلان فرما دیں اگر آپکا اتفاق نصف ذی القعدہ تک تک ہو سکے تو ایسا ہی مگر حضرت امیر[۱۱] مرکزیہ یہ شریک نہیں ہو سکیں گے ۔ اب آپکی مرضی غالباً آپ جلدی نہ کر سکیں گے میرے

---

[۱] "سالانہ" کی عربی ۔ حول سے ہے۔ مولانا کی جدت طرازی [۲] مولانا کے ہنگامہ حیات کو اپنے اندر سمیٹا ہوا کیا عجیب جملہ ہے ۔ عربی شاعر نے اسی کو اس انداز میں بیان کیا ہے اذا کانت النفوس کباراً تعبت فی مرادھا الاجسام ۔ [۳] پورے نام حافظ فضل من اللہ کی تلخیص حافظ من اللہ سے فرمائی ۔ [۴] فتنۂ خاکسار میں انہیں غازی کا لقب دیا گیا۔ مولانا سید قدرت شاہ مرحوم نام تھا۔ ہمارے مولانا شیر علی شاہ صاحب کے والد بزرگوار دارالعلوم کے خاص ترین خدام میں سے تھے ۔ [۵] مراد ماسٹر عبدالرزاق سنگین صاحب ہیں ۔ [۶] شاعر و ادیب مدرسہ تعلیم القرآن کے ایک سابق استاد ۔ [۷] گھڑی سازی کا کام کرتے تھے مرحوم ہیں ۔ یہ سب مولانا اور ان کی جماعت اور دارالعلوم کے خاص ابتدائی کارکن اور خدام تھے۔ [۸] شیخ التفسیر مولانا لاہوری مرحوم دارالعلوم کے جلسۂ دستاربندی کیلئے دعوت دی گئی تھی ۔ [۹] فضلاء حقانیہ کی ایک بڑی تعداد فراغت کے بعد حضرت کے درس تفسیر میں شرکت کرنے لاہور جایا کرتی تھی [۱۰] جمعیۃ العلماء اسلام کے دیرینہ اور سرگرم بزرگ ۔ اب مرحوم ہیں ۔ [۱۱] مولانا احمد علی لاہوریؒ

خیال میں اہل مردان سے ماہ ذی القعدہ کے اندر کرنے کا فیصلہ کرلیں اور حضرت امیر مرکزیہ کی شرط کو اڑا دیں سب احباب کو سلام۔ فقط جواب سے جلد سرفراز فرمائیں۔ (۲۹ را پریل ۱۹۵۰ء)

▽

بملاحظۂ اقدس حضرت مخدوم مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امیر العلما حضرت مولانا احمد علی صاحب نے ۲۳ رجون کو لاہور میں مغربی پاکستان کے چیدہ چیدہ علماء کرام کی مجلس مشاورت طلب فرمائی ہے۔ جس میں جناب کی شرکت از حد ضروری ہے۔ تشریف لاکر ممنون فرمائیں۔ اجلاس صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے پھر بعد دوپہر ۳ بجے سے ۵ بجے تک۔ پھر بعد عشاء پر ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک ہوا کریں گے۔ ایجنڈا حسب ذیل ہے۔

۱۔ سلف صالحین و ائمہ دین کی علمی و عملی رہنمائی میں قرآن و حدیث کی حفاظت۔

۲۔ مخالفین اسلام اور نئے فتنوں سے اسلام کا دفاع۔

۳۔ تبلیغ و اشاعت اسلام کتاب و سنت کی روشنی میں۔

۴۔ اصلاح معاشرہ۔

۵۔ تصنیف و تالیف۔ ۶۔ خدمت خلق و تربیت اخلاق۔ ۷۔ تنظیم مدارس دینیہ۔

۸۔ دیگر امور باجازت صدر۔

محترم المقام ٹال نہ دیجئے آپکی رائے سے ہمیں بڑی تقویت پہنچے گی۔ علماء کی تنظیم نہ ہو تو ان کو غلط استعمال کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ فقط (۱۰ رجون ۱۹۵۹ء)

▽

حضرت مولانا مدظلہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ایک عریضہ پہلے ارسال کیا گیا ہے۔ حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں پھر تشریف آوری کیلئے تاکید کردوں۔ ساتھ ہی یہ بھی ارشاد فرمایا ہے۔ کہ چار پانچ بزرگوں کا ایک دن پہلے تشریف لانا ضروری ہے۔ چنانچہ آپ کے لئے بھی انہوں نے مجھے حکم دیا ہے۔ مخدوم محترم کھلے اجلاس میں مسائل کا تصفیہ نہیں ہوا کرتا۔ ہمیشہ اکابر پہلے مشورہ کر لیا کرتے ہیں۔ پھر کھلے اجلاس میں پیش کرتے ہیں۔ اس لئے مؤدبانہ درخواست ہے۔ کہ جناب کا ۲۲ رجون کی صبح تک پہنچنا بہت ضروری ہے۔ تاکہ آپ چار پانچ اکابر مل کر مسائل منقح کرسکیں کام کی اہمیت کے پیش نظر امید ہے کہ تکلیف برداشت کریں گے۔ سب کو سلام۔ (۱۱ رجون ۱۹۵۹ء)

▽

حضرت مولانا مدظلہ !

اسلام علیکم ۔ راولپنڈی میں زبانی فیصلہ[1] ہوگیا تھا ۔ دعا فرمائیں ۔ اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق ہوجائے ۔ تمام اہل علم کو سلام مسنون ۔ فقط (۹ جون ۱۹۶۲ء)

حضرت مولانا مدظلہ

اسلام علیکم ۔ آج لاہور پہنچنے کے بعد جناب کا مکتوب گرامی پڑھا جس میں حقانیہ کے جلسہ کی صدارت والے مضمون کی تردید کے لئے حکم تھا ۔

میرے مخدوم و مطاع ! یہ تردید ۱۳ جولائی ۱۹۶۲ء[2] کے ترجمانِ اسلام میں شائع ہوچکی ہے ۔ ملاحظہ فرمائیں ۔ مکرر آنکہ جمعیۃ علماء اسلام کا کام عجلت اور زور سے چلانا ہے ۔ تاکہ غلط کاروں کو موقعہ نہ ملے ۔ تمام احباب کو سلام ۔ فقط (۲۶ جولائی ۱۹۶۲ء)

حضرت مولانا !

اسلام علیکم ۔ کیا موجودہ حالات میں رات کو روشنی[3] اور جلسے ہوسکتے ہیں ۔ آپ نے والا نامہ ۷ دسمبر کو لکھا ہے ۔ جس دن بھارتی درندوں نے اچانک لاہور پر حملہ کیا تھا ۔ میں اس وقت سے یہاں ہوں ۔ اللہ تعالیٰ نے خاص مدد فرمائی ہے ۔ دعا کریں اگر آپ کا جلسہ قائم ہی رہا تو ۲۴ اکتوبر تک ضلع ملتان میں آنا پڑے گا ۔ مخدوم پور جانا ہے ۔ پروگرام مشکل ہے کہ ملتان جاؤں پھر واپس آؤں ۔ لیکن حکم کی تعمیل انشاء اللہ تعالیٰ کی جائیگی اور اس پر مزید بحث ملتان میں وفاق المدارس کے موقعہ پر ہوسکے گی ۔ فقط (۷ ستمبر ۱۹۶۵ء)

---

[1] معلوم نہیں کس معاملہ کی طرف اشارہ ہے ۔

[2] دارالعلوم کے عظیم الشان جلسۂ دستاربندی ۱۹۶۲ء میں کئی اہم قراردادیں پاس ہوئیں جن میں ایک منکرین حدیث اور ان کے سرخیل مسٹر غلام محمد پرویز کی تکفیر پر مشتمل تھی ۔ اس اجلاس میں ملک کے مشاہیر علماء کے علاوہ حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب بھی موجود تھے مگر جلسہ کی صدارت کوئی اور صاحب کر رہے تھے ، اخبارات نے اس نشست کی صدارتِ جلسہ قاری محمد طیب صاحب کو منسوب کی ، ملکی حالات اور نزاکتوں کی وجہ سے کئی اور قراردادیں ان کے سفرِ پاکستان میں رکاوٹیں ڈال سکتی تھیں اس لئے خود قاری صاحب مدظلہ کے حکم سے وضاحتی تردید ضروری سمجھی گئی ۔

[3] پاک بھارت جنگ جاری تھی اور بلیک آؤٹ لازمی تھی ۔

حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گرامی نامہ کا جواب لکھنا تھا مگر غداً بعد غد کرتے کرتے ذیگرگرامی نامہ میں گولیوں کا ذکر تھا۔ اور یہ بھی کہ ذرا رعایتی نرخ پر ہوں حکم کی تعمیل کی گئی رمضان میں آپ کی خاطر دوا تیار کی گئی، دو سو عدد گولیاں ہیں۔ معیاری دواخانہ ۱۲ روپے سینکڑہ کے حساب سے اشتہار کے مطابق سپلائی کرتا ہے۔ میں نے خاص رعایت کرکے سات روپے سینکڑہ کے حساب سے پیش کی ہیں۔ چودہ روپے کے سوا محصول ڈاک ایک روپیہ ہے۔ اس طرح دس روپے کی رعایت ہوتی۔ دوسری رعایت یہ ہے کہ ان گولیوں کا سائز بڑا ہے۔ صرف ایک ایک گولی گرم دودھ سے استعمال کرنی ہوگی۔ بہرحال موجودہ نرخوں میں پوری رعایت ہوگئی ہے۔ یہاں آکر حق[1] کے مطالعہ سے محروم ہوں باطل کا مطالعہ تو ہوتا ہی رہتا ہے۔ رمضان شریف کا آخر ہے۔ دعا کریں کہ عتق من النار میں شامل ہو جاؤں۔ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کو سلام۔ فقط (۸ جنوری ۱۹۶۶ء)

حضرت مولانا صاحب مدظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ گرامی نامہ نے مشرف فرمایا۔ چونکہ آپکی فرمائشی دوا میرے نام مرسلہ گرامی نامہ میں ضمناً درج تھی۔ اور وہ گرامی نامہ میرے پاس تھا خیال تھا کہ دواخانہ نے تعمیل نہ کی ہوگی۔ اس لئے مجھے دوا بنانی پڑی اور آپکی وجہ سے دو تین اوروں کو بھی فائدہ پہنچ گیا۔ پھر میرا مقصد نرخ میں بھی رعایت تھا۔ خدا جانے اس میں کہاں تک کامیاب ہوسکا۔ بہرحال آپکی صحت اور درازی عمر ہم سب کی مشترکہ مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح کرے اور آپ سے اسلام اور دارالعلوم کی خدمت لیتا رہے۔ بلکہ مولانا سمیع الحق صاحب اور سب بیت الحق[2] والوں کو اسکی توفیق دے سب احباب کو سلام۔ فقط

---

[1] مولانا ماہر طبیب، اور حاذق حکیم بھی تھے، دوائیاں ہی ان کے گذر بسر کا ذریعہ تھا۔ وہ بھی علماء و احباب پر نہایت واجبی دام سے اٹھ جاتی۔ لاہور سے آکر اپنے گاؤں بفہ میں قیام پذیر تھے۔ حق سے مراد ماہنامہ الحق ہے۔ جو گاؤں کے پتہ پر نہیں جاتا ہوگا۔

[2] حضرت والد ماجد مدظلہ اور پھر ہم سب بھائیوں اور بچوں کے ناموں میں الحق ایک لازمہ سا بن چکا ہے رسالہ بھی الحق اور دارالعلوم بھی حقانیہ مکتوب نگار نے ساری بات "سب بیت الحق" کے جملہ میں سمیٹ دی۔

حضرت مخدوم و مکرم زیدکرمہ

السلام علیکم ۔ ۷ فروری ۱۹۶۶ء کو صبح دس بجے دفتر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان چوک رنگ محل لاہور میں مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوگا، آپ کی شرکت ضروری ہے ۔ امید ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر ممنون فرمائیں گے ۔

ایجنڈا :- ۱۔ معاہدۂ تاشقند ۲۔ متحدہ اسلامی محاذ ۳۔ تنظیم جدید و اسلامی قوانین

۴۔ دیگر امور باجازت صدر ۔ (۳۱ جنوری ۱۹۶۶ء)

حضرت مولانا عبدالحق صاحب زیدت حقانیۃ و ربانیۃ

السلام علیکم ۔ گرامی نامہ نے نہ صرف مسرور کیا بلکہ دعاؤں نے ہمت افزائی فرمائی ۔ حضرت جب میری خشک سالی[1] پر زمانہ دراز گذرتا ہے تو اللہ تعالیٰ زبردستی کر کے مجھے اللہ اللہ کرنے پر مجبور کرتے ہیں ۔ جیسے ختم نبوت کی روپوشی اور دوسری جیلیں اور اب یہ پورا چلہ ان کی مہربانیوں نعمتوں اور احسانوں کا شکریہ کون ادا کر سکتا ہے ۔ حضرت مولانا اگر آپ حضرات کی بے لوث خدمات رنگ سے آئیں تو دین کی ڈگمگاتی کشتی ساحل مراد پر پہنچ جائے اللہ ایسا ہی فرمائے ۔ مولانا ! مولانا سمیع الحق صاحب[2] کیلئے دل سے رات کو دعائیں فرمایا کریں ۔ کہ اللہ تعالیٰ اسلاف کے آثار اقدام پر چلائے رکھیں تاکہ آپ کی نیابت اور بقا و دوام کا ہمیں یقین ہوتا رہے ابتداء سے انتہاء کا اگر اندازہ لگایا جا سکے تو تو اللہ تعالیٰ کا بے پایاں فضل ہے اگر ایسے دو تین نوجوان تیار ہو جائیں تو ہمیں لاولدی محسوس نہ ہو کیونکہ غیر صالح ولد ولد ہی کیا ہے ۔ فقط (۲۵ مارچ ۱۹۶۷ء)

مخدوم محترم حضرت مولانا عبدالحق صاحب زیدکرمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ، یہی تاریخیں مدرسہ قاسم العلوم ملتان کی ہیں ۔ ۷ تاریخ بھکر کو دی ہے ۔ ان کو لکھتا ہوں کہ وہ بدل لیں تو پھر عرض کردوں گا ۔ مگر دس بارہ دن کے اندر دوبارہ یاد دلائیں گے ۔ قبلہ ! نسیان کا غلبہ ہے ۔ اللہ تعالیٰ اپنے کاموں کیلئے خود ہی انتظامات کرتے رہتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مزید اخلاص و توفیق بخشیں ۔ فقط ۔ (۷ اگست ۱۹۶۷ء)

---

[1] غالباً رویت ہلال کے مسئلہ میں مولانا ہزاروی پابند و نظر بند تھے ۔ اور بلوچستان کی کسی دور افتادہ جیل میں محبوس رہائی کے بعد کا یہ گرامی نامہ لفظ لفظ ، عزیمت و استقامت اور رب السجن احب الیٰ ۔ الآیۃ کا نمونہ ہے ۔ باہر کی مجاہدانہ زندگی کے ہنگاموں میں خلوت ذکر و فکر اور استغراق کے مواقع کی کمی کو خشک سالی کے پیارے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے ۔ [2] احقر ناکارہ و گنہگار سے اکابر کی یہ شفقت ہی بس سرمایۂ حیات ہے ۔ ورنہ من آنم کہ من دانم ۔ (س)

حضرت مخدوم مولانا عبدالحق صاحب زید کرمہ !

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ہر چند کوشش کی کہ قدم بوسی ہو سکے یا اجلاس کی شرکت کی سعادت حاصل ہو۔ مگر کسی طرح بھی تاریخوں کی موافقت نہ ہو سکی۔ بھکر جمعیت کانفرنس اور قاسم العلوم کا جلسہ مزاحم ہیں۔ ہفتہ کے دن بھکر میں جمعیۃ کانفرنس ہے۔ ایک تاریخ بدل چکے ہیں۔ دوسری کی تبدیلی بہت مشکل ہے۔ بہرحال عدم شرکت کا افسوس ہے اور معافی کا خواستگار ہوں۔ فقط (یکم ستمبر ۱۹۶۷ء۔ راولپنڈی)

محترم المقام حضرت مولانا عبدالحق صاحب زید مجدہ دکرمہ آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، گرامی نامہ نے مشرف کیا تھا بدلتے ہوئے حالات نے مشرف زیارت سے محروم رکھا۔ بہرحال میں خادم اور دعاؤں کا طالب ہوں، حضرت مولانا شیر علی صاحب مدظلہ کا مکتوب بھی ملا تھا۔ بہرحال اب تو ۲۵ رجب گذرگئی ہم مرزائی ڈپٹی کمشنروں کے گھیرے میں ہیں۔ چار مقدمات اس وقت میرے خلاف قائم ہیں اور پانچواں ضلع راولپنڈی میں داخلہ تین ماہ کے لئے ممنوع۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ اطمینان ہے اور جو کچھ ہو رہا ہے۔ اسکی حکمت و مشیت کے تحت ہونے کا یقین ہے۔ والعاقبۃ للمتقین۔

دعا فرمائیں کہ مجاناً اس زمرہ میں داخل فرمائیں اور بھی بے انتہا مہربانیاں سب کی سب مجاناً ہیں۔ بہرحال تعمیل ارشاد میں قصور معاف فرمائیں گے۔ دارالعلوم حقانی اسم بامسمی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہاں کے متوسلین اور خوشہ چینوں کو جنۃً للہ دین کی خدمت کی توفیق بخشیں نفقات کی ذمہ داری خود جل وعلیٰ نے لے رکھی ہے۔ موجودہ مدارس عربیہ اسکی غیبی امداد کے مظاہر ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کی مساعی میں برکات فرمائیں۔ آمین۔ فقط (اگست ۱۹۶۸ء)

محترم المقام حضرت مولانا صاحب زید کرمہ

السلام علیکم۔ میری پرانی بات[1] کو منسوخ سمجھیں ارکان جمعیۃ ضلع پشاور سے گفتگو کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ایک عالم کو ہم بہرحال ترجیح دیں گے۔ آپ ہر سہ حضرات بلکہ تحصیل چارسدہ کے بزرگ کہ ملاکہ ہر چہار حضرات کا فی سبیل اللہ ملنا ملانا یا مسلمانوں جیسی محبت ضروری ہے اور بھی جو مسلمان اسی لحاظ سے محبت کرے یا تعاون۔ ہم اسکی قدر کریں گے۔ میں ۲۷ اگست کو آرہا ہوں۔ انتظار فرمائیں۔ فقط (۲۵ اگست ۱۹۶۸ء)

---

[1] معلوم نہیں کس معاملہ کی طرف اشارہ ہے۔

حضرت مخدوم مولانا عبدالحق صاحب زید مجدہٗ دکرمہ ولطفہ۔ آمین

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے جو نہر شریعت کی آپ کے ذریعہ جاری کرائی ہے۔ اس کو تا قیامت جاری رکھے اور آپ کے خلف رشید کو بھی اسی طرح بنائے رکھے۔ آمین۔ مجھے ٹائیفائڈ ہے۔ فراش ہوں۔ دعائے صحت کی درخواست ہے۔ خود بھی کریں اوروں سے بھی کرائیں۔ میں نے ایک کام کا مولانا مسرت شاہ[1] صاحب کے ذریعہ عرض کیا تھا۔ جناب نے فرمایا تھا۔ کہ ان کے ذریعہ یا بدرشی کے خان صاحب[2] کے ذریعہ کیا جائیگا۔ ۲۸ دسمبر تاریخ ہے۔ اگر توجہ فرمائیں مہربانی ہوگی۔ فقط

▽

محترم المقام شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہٗ

اسلام علیکم۔ جناب کو معلوم ہے کہ یکم جنوری ۱۹۷۰ء کو بروز جمعرات لاہور میں صوبائی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی مجلس عمومی کا اجلاس بحکم حضرت مولانا محمد عبید اللہ انور صاحب امیر صوبائی قرار ہونا پایا ہے۔ مہربانی فرماکر اپنے ضلع سے دو سے پانچ تک صحیح نمائندے اس اجلاس میں شریک کرائیں اور خود بھی تشریف لائیں۔

▽

محترم المقام سیدی مولانا محمد عبدالحق صاحب سلمہ ربہ الحق آمین

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ کے حلقے کے حالات ہر ایک سے پوچھتا رہتا ہوں۔ الحمدللہ تعالیٰ کہ حالات بہت اچھے بلکہ بہت ہی اچھے ہیں۔ شاید آپ اور حضرت مفتی صاحب کوئی خاص وظیفہ پڑھتے ہیں جو ہم کو نہیں بتایا[3]۔ جزاک اللہ تعالیٰ آپ کو ہر لحاظ سے اور ہر مورچہ پر کامیاب فرمائے۔ آمین۔ ملک بھر میں حالات امید افزا ہیں۔ اور صرف اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم اور غیبی امداد ہے اور وہ اونچے بندوں کے اخلاص کی وجہ سے ہے۔ والحمدللہ کل الحمد والشکر لہٗ کل الشکر۔

محترما! چیغرزئی وغیرہ علاقہ میں حضرت مولانا فضل مولیٰ[4] صاحب کی شدید ضرورت ہے۔ تعلیم بھی ختم ہو چکی ہے۔ وہ فارغ بھی ہیں اور اس علاقے میں ان کی اشد ضرورت بھی ہے۔ اس لئے درخواست ہے کہ ان کو جانے کی اجازت عنایت فرماکر اہل جمعیت کو مشکور فرمائیں۔ بلکہ ان کو بعض حضرات کے نام خطوط بھی دیدیں۔ آپ نے جمعیۃ کے خادم کی درخواست مان کر انتخابی میدان میں آنا برداشت کرکے اہل دین پر بڑا احسان فرمایا ہے کیونکہ

---

[1] مولانا الحاج میاں مسرت شاہ صاحب کاکاخیلؒ دارالعلوم کے رکن رکین۔ [2] دارالعلوم کے دوسرے سرکردہ خادم اور رکن الحاج شیر افضل خان صاحب مرحوم۔ [3] ۱۹۷۰ء کا ہنگامہ خیز الیکشن جس میں یہ دونوں حلقے نہایت مضبوط تھے۔ [4] مدرس دارالعلوم حقانیہ۔

لنڈن امریکہ دنیائے کفراوّل دھلے میں یہی سننے کی منتظر ہوگی کہ اسلام ماننے والے اور علماء کے ساتھ وابستہ کتنے آدمی کامیاب ہوئے۔ وہ آج اپنی محنت ضائع ہوتی دیکھ کر گھبراہٹ اور مایوسی کے شکار ہیں۔ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کی جوں جوں عمر بڑھتی جارہی ہے۔ ان کو ذمہ داری کا احساس، القاء دین کی اہمیّت اور اس کے صحیح طریقوں کی معرفت بڑھتی جارہی ہے۔ اور ہماری توقعات کا خواب پورا ہوتا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو آپ کا صحیح جانشین اور صدقہ جاریہ بنائیں۔ آمین۔ اگر یقینی کامیابی اور اعلیٰ پوزیشن کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کے میدان میں آنے کی رائے دیتا۔ امید ہے کہ آپ مولانا فضل مولیٰ کے بارہ میں درخواست کو شرف قبول بخش کر سرفراز فرمائیں گے۔

ہاں مولانا شیر علی صاحب اور دوسرے علماء کرام کو سلام بھول گیا۔ وہ ضرور عرض کر دیں۔ فقط (۲۱ستمبر ۱۹۷۰ء)

▽

حضرت مولانائے المعظم وسیدنا المکرم مولانا عبدالحق صاحب زید کرمہٗ ومجدہٗ۔ آمین

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ حامل عریضہ ہذا مولانا عزیز الرحمٰن صاحبؒ۔ دورۂ حدیث شریف کے لئے آپ کے ہاں آرہے ہیں۔ انہوں نے مودودیت کے خلاف عظیم جہاد کیا ہے۔ راولپنڈی میں جمعیۃ طلباء اسلام کے صدر اور بانی تھے۔ بہترین کارکن ہیں۔ اہل علم کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اگر تاخیر مانع ہو تو ان کو مستثنیٰ کر کے علم پروری اور بندہ نوازی فرمائیں۔ ان کا داخلہ ضروری ہے۔ باقی حالات اچھے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ سرحد میں جمعیت کی حکومت بنے گی۔ اطمینان رکھیں اور دعا جاری رکھیں۔ اگر کسی وقت محترم رفیق خان تاج محمد خان صاحب سے مل لیا کریں۔ تو اکابر کی سنت کے عین مطابق ہوگا۔ باقی میں نے محترم حکیم صاحب نوشہرہ کو کہہ سن کر اپنا فرض ادا کر دیا تھا۔ اپنے محترم عزیز مولانا سمیع الحق صاحب سے بھی درخواست ہے کہ میری پیروی نہ کریں بلکہ ذرا سی نرمی اختیار فرمائیں۔ پشاور، مردان کی تقریروں میں ہم نے الزامات اور سباب کے پورے جوابات دیدئے تھے ہمیں آپ کی دعا چاہیئے۔ فقط والسلام علی اہل المودۃ والمحبۃ واہل العلم وطلب العلم۔ (۸ جنوری ۱۹۷۱ء)

▽

بملاحظۂ اقدس جناب مولانا عبدالحق صاحب زید مجدہٗ وکرمہٗ

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ یہ مولانا محمد امین صاحب ولد برہان الدین صاحب ساکن چکوال ضلع جہلم کے رہنے والے ہیں انہوں نے دورۂ حدیث مولانا غلام اللہ خان صاحب کے مدرسہ میں کیا ہوا ہے اور منشی فاضل ہے جس کی سند ضائع کر دی ہے۔ اب مولوی فاضل کا امتحان دیا ہوا ہے۔ یہ ہمارے برسہا برس کے رفیق ہم خیال دوست ہیں ان کی

ؔ دارالعلوم کے فاضل حضرت مولانا ہزاروی کے خادم خاص پرائیویٹ سیکرٹری اور مولانا کے جاری کردہ اخبار الجمعیۃ کے مدیر بھی رہے۔

[redacted] شاید محکمہ اوقاف اپنی تحویل میں سے ہے اس لئے ان کو منظور سرکار کسی مدرسہ کی تصدیق کی ضرورت ہے اور ایسے ادارے کی سند ضروری ہے۔ اگر آپ اس قسم کی سند[1] عنایت کر دیں کہ مولانا محمد امین ولد برہان الدین صاحب ساکن چکوال ضلع جہلم نے دورہ حدیث سمیت کتابیں پڑھ لی ہیں۔ ادارہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک اسکی تصدیق کرتا ہے۔ کہ یہ فارغ التحصیل عالم ہیں اور امامت خطابت کے ہر طرح اہل ہیں۔ نیچے دارالعلوم حقانیہ کی مہر اور مہتمم صاحب کے دستخط ہوں۔ تو یہ آپکی مہربانی ہوگی بہرحال جو طریقہ آپ مناسب سمجھیں وہ استعمال کریں۔ یہ پرانے کارکن اور فارغ ہیں۔ فقط (یکم جون ۱۹۷۱ء)

△

مخدوم مکرم مولانا عبدالحق صاحب حقانی زید مجدہٗ واطیل عمرہٗ وادیم ظلہ (آمین)

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آج صبح اخبار جنگ میں ایک چھوٹا سا نوٹ شائع ہوا ہے[2] جسمیں حضرت کے بارہ میں درج ہے کہ انہوں نے متحدہ محاذ کی تجویز پر اظہار ناپسندیدگی کیا ہے۔ اور اسکی وجہ نیشنل کی طرف سے حضرت کی نقلیں اتارنے کو بھی بتایا گیا ہے۔ بہرحال نوٹ آپ ملاحظہ فرمائیں۔ بعض آدمیوں نے اس نوٹ کو حضرت مولانا سمیع الحق صاحب (اطیل عمرہٗ وزید فضلہٗ) کی طرف منسوب کرنے کی کوشش کی۔ جس کا میں نے جواب دیا کہ ایسا ہوتا تو وہ حضرت مولانا کی نقلیں اتارنے کی بات کو نہ اچھالتے۔ نہ ان سے یہ توقع ہے۔ بہرحال پروپیگنڈے کا زمانہ ہے۔ دشمن گھات میں تاک لگاتے بیٹھے ہیں۔ خدا خدا کرکے عرصہ دراز کے بعد حضرت لاہوریؒ، حضرۃ درخواستی حضرت رائے پوریؒ، حضرت ہالیجی شریف اور حضرت دین پوری وغیرہم کی برکات سے علماء حق کی تنظیم کی ناک لگ گئی ہے۔ اسلام کے دشمن اسکو برداشت نہیں کر سکے۔ ایسا نہ ہو کہ اس اخباری (غیر ذمہ دارانہ) نوٹ سے بحث و تمحیص اور باہمی اختلافات کا دروازہ کھل جائے۔ اگر ایسا ہوا تو خواہ مخواہ ہم میں پھوٹ ڈالنے کیلئے آپ حضرات کا نام استعمال کیا جائیگا جو بہت منحوس ہوگا۔ آپ ظاہری حالات کے سوا اپنی روشن ضمیری اور روحانیت سے بھی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ ہر دوسری بات ہمارے اندر کسی دشمن کا تطرق زیادہ مضر ہے۔ اسی وجہ سے عرض ہے کہ آپ ہر دو ظاہری و باطنی اسباب کی وجہ سے بہتر طریقہ کار تجویز کر سکتے ہیں۔ لیکن خادم کی تجویز یہ ہے کہ آپ کی طرف سے اس نوٹ کی اس طرح تردید ہو جائے۔ اخبار جنگ میں اس قسم کا نوٹ شائع ہوا ہے۔ اُس نوٹ سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔ سوال نیشنل پارٹی یا قیوم گروپ کی سابقہ تلخیوں اور غلطیوں کا نہیں ہے۔ ہمارے قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نے ماضی میں تمام طرح کے مخالفین کی غلطیوں کو معاف کر دینے کا اعلان کرکے اسلامی خلاقی بلندی کا ثبوت دیا تھا۔ ہمارے سامنے صرف اور صرف ملک و ملت کا مفاد ہونا چاہیئے۔ میں جمعیۃ علماء اسلام کے فیصلوں سے کسی طرح انحراف نہیں کر سکتا۔ فقط (۱۵ ستمبر ۱۹۷۱ء)

---

[1] دارالعلوم کی طرف سے کسی مستند عالم کی صلاحیت کے تصدیقی الفاظ تو دیے جا سکتے ہیں مگر دارالعلوم سے فارغ التحصیل ہونے کی سند کسی بھی غیر فاضل کو ہرگز نہیں دی جا سکتی۔ نہ کبھی دی گئی ہے۔

[2] سنہ کے الیکشن کے بعد پیپلز پارٹی سے اشتراک سے جمعیۃ کو سرحد میں حکومت بنانے کا مسئلہ درپیش تھا۔ پیپلز پارٹی سے الیکشن میں شدید [illegible] ہوئی تھی اکثر ارکان اور رضا کار اور خود راقم کے علاوہ حضرت مولانا مدظلہ کی بھی پیپلز پارٹی سے اشتراک عمل رائے نہیں تھی۔ مگر مخالفین برادری کے بعض من گھڑت بیانات اخبارات میں شائع کرتے رہے ایسے ہی ایک معاملہ پر یہ مکتوب لکھا گیا۔ مولانا ہزاروی اس اشتراک پر [illegible] مگر حکومت کی تشکیل کے کچھ عرصہ بعد یہی اشتراک ان کے جمعیۃ سے الگ ہونے پر منتج ہوا۔

بقیہ از صفحہ ۳۴ مولانا عبداللہ

کا شرح اکمال الشیم ہے۔

۲۔ تیسیر المبتدی

قواعد زبان پہ ابتدائی رسالہ ہے جو مدرسہ امدادیہ تھانہ بھون کے زمانۂ قیام میں تالیف کیا تھا۔

۳۔ تیسیر المنطق

۴۔ تسہیل النحو۔ ترجمہ نحومیر

ماخذ

اس مضمون کی تحریر میں حسب ذیل کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔

ظفر احمد تھانوی	انوار النظر فی آثار الظفر	مجلس صیانۃ المسلمین لاہور (۱۳۸۸ھ)
عبداللہ گنگوہی	اکمال الشیم	ادارہ اشرفیہ پاکستان کراچی (۱۳۷۹ھ)
محمد ثانی حسنی ندوی	حیات خلیل	مکتبہ اسلام۔ لکھنؤ (س۔ن)
محمد زکریا	تاریخ مظاہر	کتب خانہ اشاعت العلوم سہارنپور (۱۳۹۲ھ)
محمد عاشق الٰہی میرٹھی	تذکرۃ الخلیل	مکتبہ قاسمیہ سیالکوٹ (۱۳۸۹ھ)

خوشخبری

دعوات حق کی دوسری جلد

جلد اول دستیاب نہیں

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ کے خطبات و مواعظ اور ارشادات کا عظیم الشان مجموعہ علم و حکمت کا گنجینہ جسکی پہلی جلد کو ہر طبقے میں سراہا گیا۔ اور اہل علم و خطباء اور تعلیم یافتہ طبقہ نے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ اور جس کا کوئی ایک نسخہ بھی اس وقت دستیاب نہیں ـــــ الحمدللہ کہ انتظار شدید کے بعد اسکی دوسری جلد کتابت و طباعت کے مراحل سے گزر کر شائع ہو گئی ہے۔ تقریباً ساڑھے پانچ سو صفحات پر مشتمل اس دوسری جلد میں بھی دین و شریعت۔ اخلاق و معاشرت۔ علم و عمل۔ نبوت و رسالت۔ شریعت و طریقت کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس پر حضرت مدظلہ نے عام فہم اور درد و سوز میں ڈوبے ہوئے انداز میں گفتگو نہ کی ہو۔ آج ہی کتاب طلب کیجئے ورنہ جلد اول کی طرح اسکی نایابی پر بھی افسوس کرنا پڑے گا۔ صفحات ۵۲۰۔ قیمت چالیس روپے۔ طباعت آفسٹ۔ جلد دیدہ زیب

دار المصنفین ـــ دار العلوم حقانیہ۔ اکوڑہ خٹک۔ (پشاور)